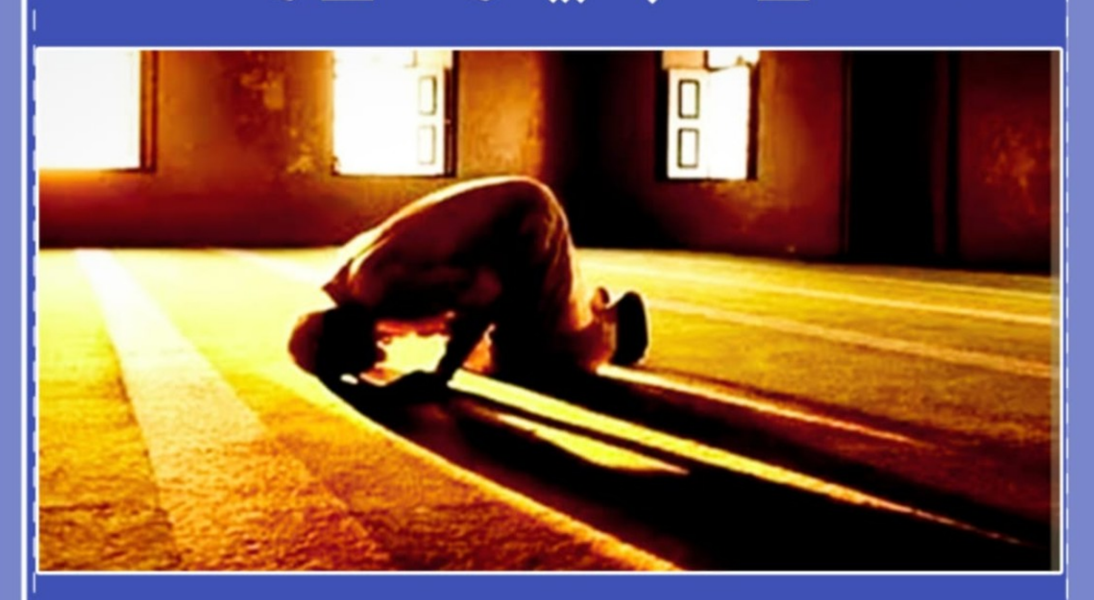
سلسلہ اصلاحی خطباتِ جمعہ و دروس نمبر : 8

تہجد

کی اہمیت و فضیلت اور حضرات سلف کے شب بیداری کے واقعات



مولانا محمد نعمان صاحب

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات، تحریری و تقریری بیانات
اور تعارف کتب کے لیے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں 92 3191982676

تہجد کی اہمیت وفضیلت اور حضراتِ سلف کے شب بیداری کے واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ ﴿قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ﴿نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا﴾ ﴿أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل: ۱ تا ۴)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ (الإسراء: ۷۹)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:يَا أَيُّهَا النَّاسُ،أَفْشُوا السَّلَامَ،وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ،وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. ❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❷

---

❶ سنن الترمذی:أبواب صفة القيامة والرقائق والورع،باب ماجاء فی صفة أوانی الحواض ،باب :رقم الحديث:۲۴۸۵

❷ صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة،باب التعريض على قيام الليل،ج۲ص۱۷۶،رقم الحديث:۱۱۳۵/المستدرک على الصحيحين: كتاب صلاة التطوع، ج۱ ص۴۵۱، رقم الحديث:۱۱۵۶ قال الحاكم :هذاحديث صحيح على شرط البخاری

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صداحترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اوراحادیث کا تذکرہ کیا ان میں نمازِ تہجد کی ترغیب اورفضائل بیان کئے گئے ہیں، فرض نمازوں کے بعد سب سے اہم نماز تہجد ہے، اس لئے اسکا خوب اہتمام کرنا چاہیے، اب اس نماز کا وقت اور رکعتیں کتنی ہیں؟

نمازِ تہجد کا وقت اور رکعتیں

صلاۃِ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحاح میں روایت موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے شب میں بھی اور وسط شب میں بھی اور آخر شب میں تہجد پڑھی ہے۔ مگر زیادہ تر رات کے آخری حصے میں پڑھنا وارد ہے، جس قدر بھی رات کا حصہ متأخر ہوتا جاتا ہے برکات اور رحمتیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں، اور سدسِ آخر میں سب حصوں سے زیادہ برکات ہوتی ہیں۔ ''تہجد'' ترکِ ہجود یعنی ترکِ نوم سے عبارت ہے، اس لیے اوقاتِ نوم بعد عشاء سب کے سب وقت تہجد ہی ہیں۔

روایات میں نمازِ تہجد کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات تک وارد ہوئی ہیں، البتہ اکثر و بیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد آٹھ رکعات تھیں، اسی وجہ سے فقہاءِ حنفیہ نے فرمایا ہے کہ تہجد میں افضل آٹھ رکعات ہیں۔

بہرحال قرآن وحدیث میں نمازِ تہجد کی بڑی ترغیب اورفضائل بیان ہوئے ہیں۔

نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت قرآنِ کریم کی روشنی میں

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی نماز کا حکم دیا:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴾﴿قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴾﴿نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا﴾ ﴿ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل: ۱ تا ۴)

ترجمہ: اے چادر میں لپٹنے والے، رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت

کے لیے) کھڑے ہو جایا کرو، رات کا آدھا حصہ، یا آدھے سے کچھ کم کرلو، یا اس سے کچھ زیادہ کرلو، اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

ایک اور مقام پر تہجد کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾(الإسراء: ۷۹)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو جو تمھارے لیے ایک اضافی عبادت ہے، امید ہے کہ تمھارا پروردگار تمہیں مقام محمود تک پہنچائے گا۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ عبادلرحمٰن کی یہ صفت بیان فرمائی کہ انکی راتیں اللہ کی عبادت میں گزرتی ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾(الفرقان: ۶۴)

ترجمہ: اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں، اور (کبھی) قیام میں۔

ایک اور مقام پر تہجد پڑھنے والوں کیلئے انعامات کا تذہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴾﴿آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ ﴾﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴾﴿وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾(الذریات: ۱۵ تا ۱۸)

ترجمہ: متقی لوگ بیشک باغوں اور چشموں میں اس طرح رہیں گے کہ ان کا پروردگار انہیں جو کچھ دے گا اسے وصول کر رہے ہوں گے، وہ لوگ اس سے پہلے ہی نیک عمل کرنے والے تھے۔ وہ رات کے وقت کم سوتے تھے، اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔

ایمان والوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں اور وہ خوف وامید میں اللہ رب العزت سے دعائیں کرتے ہیں: تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ. (السجدة:١٦)

ترجمہ: ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (الزمر:٩)

ترجمہ: بھلا (کیا ایسا شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدے میں، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہے، اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟ کہو کہ کیا وہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے سب برابر ہیں؟ (مگر) نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا. (المزمل:٦)

ترجمہ: بیشک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے، اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تہجد کی اہمیت وفضیلت

دخولِ جنت کے اعمال

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا، تاکہ دیکھوں (کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں یا نہیں؟) جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک کی چمک دیکھی تو میں نے کہا کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں ہوسکتا، وہاں پہنچ کر جو سب سے پہلا ارشاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا، وہ یہ تھا:

يَاأَيُّهَاالنَّاسُ،أَفْشُوا السَّلَامَ،وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. [1]

ترجمہ: اے لوگو! آپس میں سلام کا رواج ڈالو اور (غرباء کو) کھانا کھلاؤ اور رات کے وقت جب سب لوگ سوتے ہوں (تہجد کی) نماز پڑھا کرو، تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

نمازِ تہجد کے فوائد

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. [2]

---

[1] سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب، باجاء فی صفة أوانی الحوض، رقم الحديث: ٢٤٨٥

[2] صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة، باب التعريض على قيام الليل، ج ٢ ص ١٧٦، رقم الحديث: ١١٣٥/المستدرک على الصحيحين: كتاب صلاة التطوع، ج ١ ص ٤٥١، رقم الحديث: ١١٥٦ قال الحاكم: هذاحديث صحيح على شرط البخاری/قال الألبانی فی إرواء الغليل(٢/٢٠٠) هذاالحديث حسن

ترجمہ: تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور برائیوں کو مٹانے والا ہے، اور گناہوں سے روکنے والی عبادت ہے۔

فرض نماز کے بعد تہجد افضل عبادت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ، بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. ❶

ترجمہ: رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل نماز روزے ماہ محرم کے ہیں، اور فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر نماز رات کی نماز ہے۔

نمازِ تہجد مؤمن کا شرف واعزاز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا:

يَا مُحَمَّدُ! شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ. ❷

ترجمہ: اے محمد! رات کا قیام مؤمن کا شرف ہے اور اسکی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہیں۔

❶ صحیح مسلم: کتاب الصیام: باب فضل صوم المحرم، رقم الحدیث: ۱۱۶۳

❷ المستدرک علی الصحیحین: کتاب الرقاق، ج۴ ص ۳۶۰، رقم الحدیث: ۷۹۲۱/ قال الحاکم والذہبی: ہذا الحدیث صحیح

تہجد پڑھنے والوں کے لیے جنت کے خوبصورت بالا خانے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا.

ترجمہ: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جیسے شیشوں کے کمرے ہوتے ہیں اُن کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں، اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔

ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. ❶

ترجمہ: جو اچھی طرح سے بات کریں، اور (غرباء) کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزے رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔

نمازِ تہجد اللہ کو محبوب ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ.

ترجمہ: اللہ کو سب نمازوں میں داؤد علیہ السلام کی نماز محبوب ہے۔

وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ. ❷

ترجمہ: اور وہ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی رات جاگتے تھے اور چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔

---

❶ سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: باب ماجاء فی قول المعروف، رقم الحدیث: ۱۹۸۴

❷ صحیح البخاری: کتاب الجمعة: باب من نام عند السحر، رقم الحدیث: ۱۱۳۱

شب بیداری تقرب الٰہی کا ذریعہ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ العَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں بندے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں، لہٰذا اگر تم اس گھڑی میں اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں میں سے بن سکو تو ایسا ضرور کرو۔

نمازِ تہجد کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. ❷

ترجمہ: رات کی نماز (تہجد) دن کی (نفل) نماز پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے (پوشیدہ) صدقہ کی فضیلت علانیہ صدقہ پر۔

تہجد کی نماز فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کون سا حصہ قبولیت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا شِئْتَ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ. ❸

---

❶ سنن الترمذي: أبواب الدعوات، باب في دعاء الضيف، باب رقم الحديث: ٣٥٧٩

❷ المعجم الكبير: باب العين، ج١٠ ص١٧٩، رقم الحديث: ١٠٣٨٢ / مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب الصلاة، باب في صلاة الليل، ج٢ ص٢٥١، رقم الحديث: ٣٥١٨ / قال الهيثمي: رجاله ثقات

❸ صحيح ابن خزيمة: كتاب الوضوء، بَابُ ذِكْرِ دَلِيلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ قَبْلَ نُزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ، ج١ ص١٢٨، رقم الحديث: ٢٦٠

ترجمہ: رات کا آخری حصہ پس جتنی چاہو نمازیں پڑھو، کیوں کہ یہ نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اسے لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

رات کے آخری پہر میں اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. [1]

ترجمہ: ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا ایک تہائی آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے آسمان دنیا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے کچھ مانگے میں اسے عطا کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسے بخش دوں گا؟

رات کے آخری پہر میں دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟

ترجمہ: کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہونے والی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَكْتُوبَاتِ. [2]

ترجمہ: پچھلی رات کے درمیان (یعنی جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جائے) اور فرض نمازوں کے بعد۔

---

[1] صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ، وَالْإِجَابَةِ فِيهِ، رقم الحديث: ۷۵۸

[2] سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب ماجاء فی عقدالتسبیح بالید، باب منه، رقم الحدیث: ۳۴۹۹

تہجد چھوڑنے والے کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

لَاتَكُنْ مِثْلَ فُلَانَ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ، فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. ❶

ترجمہ: اے عبداللہ! اس شخص کی طرح نہ ہو جانا جو قیام اللیل کے لئے اٹھتا تھا پھر اس نے اُسے ترک کر دیا۔

شیطان ہر سوئے ہوئے انسان کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ. ❷

ترجمہ: شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کے پیچھے گرہ لگاتا ہے جب کہ وہ سوتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے اس لئے سو یارہ، اگر وہ بیدار ہوا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اگر نماز پڑھی لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ خوش اور چست و چالاک ہوتا ہے ورنہ بد باطن اور سست ہو کر اٹھتا ہے۔

---

❶ صحیح البخاری: كتاب الجمعة، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ، رقم الحديث: ۱۱۵۲

❷ صحیح البخاری: كتاب الجمعة، بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ، رقم الحديث: ۱۱۴۲

شب بیداری فتنوں سے بچنے اور خزانوں کے حصول کا ذریعہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو اس عظیم عبادت کے لیے رات کو جگایا کرتے تھے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ،مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ. [1]

ترجمہ: سبحان اللہ! اس رات کس قدر فتنے اترے ہیں اور اس رات کس قدر خزانے نازل ہوئے، کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے؟ کتنی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو لباس پہننے والی ہیں لیکن آخرت میں برہنہ بدن ہوں گی۔

اس حدیث سے نمازِ تہجد اور اس کے لیے عزیز واقارب کو جگانے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، اگر نمازِ تہجد کی یہ عظیم فضیلت نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات کو ایسے وقت میں جگانے کی تمنا نہ فرماتے۔ اس وقت کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے سکون کا ذریعہ بنایا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے سکون وآرام کے بجائے فضیلت وسعادت کے حصول کو پسند کیا، اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت فضیلت والا عمل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گذاری، فرماتے ہیں میں نے بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ بستر کے طول میں لیٹیں ”**فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ،فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ**“ پس سو گئے حتی آدھی رات یا اس کے

[1] سنن الترمذی: أبواب الفتن، باب ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم، رقم الحديث: ۲۱۹۶

مثل گزری ہوگی کہ آپ اپنے چہرے سے نیند کا اثر دور کرتے ہوئے بیدار ہوئے، پھر سورہ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں، بعدازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لٹکتی ہوئی مشک کے پاس گئے اور اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے، میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان ملنے لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر وتر پڑھے۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں، پھر باہر نکلے تو صبح کی نماز پڑھائی۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری پہر میں تہجد پڑھتے تھے

امام ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید رحمہ اللہ سے ان احادیث کے بارے میں پوچھا جو ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بیان کی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ،وَيُحْيِي آخِرَهُ،ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَنَامُ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ،قَالَتْ: وَثَبَ. ❷

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں سو جاتے اور رات کے آخری حصہ میں جاگتے، پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف کوئی حاجت ہوتی تو اس حاجت کو پورا فرما لیتے، پھر آپ سو جاتے اور جب پہلی اذان ہوتی تو فوراً اٹھ جاتے۔

❶صحيح البخاری: كتاب الجمعة،باب ما جاء فی الوتر ،رقم الحديث : ۹۹۲

❷صحيح مسلم : كتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب صلاة الليل وعدد ركعات النبی صلی اللّٰه عليه وسلم فی الليل،رقم الحديث: ۷۳۹

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد میں طویل قیام

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ:

لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّـهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ،فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ❶

ترجمہ: میں آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں، دو لمبی لمبی، دو لمبی سے لمبی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دونوں پہلی دونوں پڑھی گئی سے کم پڑھیں، پھر اس سے کم اور پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں، پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

اتنا طویل قیام کہ آپ کے پاؤں میں ورم آجاتا تھا

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ،فَقِيلَ لَهُ:غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ،قَالَ:أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ❷

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے حتی کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا، آپ سے کہا گیا: اللہ تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخشش نہیں دیئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها ،باب الدعا فی صلاۃ اللیل وقیامه،رقم الحدیث: ۷۶۵

❷ صحیح البخاری: کتاب تفسیر القرآن،بَابُ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ،وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا(الفتح: ۲)رقم الحدیث: ۴۸۳۶

تہجد کی نماز مت چھوڑو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لَا تَـدَعْ قِيَـامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ، أَوْ كَسِلَ، صَلَّى قَاعِدًا. ❶

ترجمہ: رات کی نماز کو مت چھوڑو کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے، اگر کبھی بیمار ہوتے یا تھکاوٹ ہوتی تو بیٹھ کر پڑھتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام بھی فرماتے اور قیام بھی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَـانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَاتَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَانَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. ❷

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارا مہینہ افطار کرتے یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ اب آپ اس ماہ میں روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی مہینہ میں روزہ رکھتے تو ہم گمان کرنے لگتے کہ اب افطار نہیں کریں گے، اور ہم رات کو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے اور سوئے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔

---

❶ سنن أبی داود: كتاب الصلاة، باب قيام الليل، رقم الحديث: ۱۳۰۷

❷ صحيح البخاری: كتاب الجمعة، بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ مِنْ نَوْمِهِ، وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ، رقم الحديث: ۱۱۴۱

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب بیداری کو اشعار میں بیان کرنا

وَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ   إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الصُّبْحِ سَاطِعُ
أَرَانَاالْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى، فَقُلُوبُنَا   بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ   إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ ❶

ترجمہ: اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں جو خدا کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، جب رات کا اندھیرا ختم ہو کر صبح کی روشنی نمودار ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضلالت کے بعد ہمیں ہدایت کی روشنی دکھائی، ہمارے دل ان کی تمام باتوں کو درست تسلیم کرتے ہیں اور ان پر یقین رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب اس حال میں بسر ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں، جب کہ مشرکین پر ان کے بستر بھاری رہتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے گھر والوں کو تہجد کیلئے جگاتے تھے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

كَانَ لِدَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ، فَيَقُولُ: يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا، فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللَّهُ فِيهَا الدُّعَاءَ، إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ. ❷

ترجمہ: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام رات کے ایک مخصوص وقت میں اپنے اہلِ خانہ کو جگا کر فرماتے تھے، اے آلِ داؤد! اٹھو اور نماز پڑھو کہ اس وقت اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے، سوائے جادوگر یا عشار کے (عشار وہ ہے جو راستوں میں بیٹھ کر لوگوں کا مال ظلماً لوٹتا ہے، یا جبری طور پر زیادہ ٹیکس وصول کرتا ہے۔)

❶ تفسير ابن كثير: سورة السجدة، آیت نمبر ۱۶ کے تحت، ج ۶ ص ۳۲۴

❷ مسند أحمد: مسند المدنيين، حديث عثمان بن العاص الثقفي، ج ۲۶، ص ۲۰۸، رقم الحديث: ۱۶۲۸۱

تہجد میں بیدار نہ ہونے پر تنبیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت یحیی بن زکریا علیہ السلام نے جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی، رات میں سوئے تو بیدار نہ ہو سکے اور وہ وظیفہ فوت ہو گیا جو رات کو اٹھ کر پڑھنے کا معمول تھا۔ صبح کو وحی آئی کہ اے یحیی!

هَلْ وَجَدْتَ دَارًا خَيْرًا لَكَ مِنْ دَارِي وَهَلْ وَجَدْتَ جِوَارًا خَيْرًا لَكَ مِنْ جِوَارِي يَا يَحْيَى وَعِزَّتِي لَوِ اطَّلَعْتَ إِلَى الْفِرْدَوْسِ اطِّلَاعَةً لَذَابَ جِسْمُكَ وَلَزَهِقَتْ نَفْسُكَ اشْتِيَاقًا وَلَوِ اطَّلَعْتَ عَلَى جَهَنَّمَ اطِّلَاعَةً لَبَكَيْتَ الصَّدِيدَ بَعْدَ الدُّمُوعِ وَلَلَبِسْتَ الْحَدِيدَ بَعْدَ الْمُسُوحِ. [1]

ترجمہ: کیا تمہیں میرے گھر سے بہتر کوئی گھر مل گیا ہے، یا میرے پڑوس سے بہتر کوئی پڑوس مل گیا ہے، میری عزت اور جلال کی قسم! اے یحیی! اگر تم جنت کو ایک جھلک دیکھ لو تو شوق کی حرارت سے تمہاری چربی پگھل جائے اور جان نکل جائے اور اگر جہنم کو جھانک لو تو مارے خوف کے خون کے آنسو روؤ اور ٹاٹ کے بجائے لوہا پہننا شروع کر دو۔

مندرجہ بالا احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نمازِ تہجد کی نہایت فضیلت ہے، اس لئے اس نماز کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ اور اللہ رب العزت سے دعا کرنی چاہیے کہ رب العالمین ہمیں اس نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---

[1] حلیة الأولیاء: ذکر طوائف من جماهیر النساک والعباد، ج٨ ص ٣٣٤

حضراتِ صحابہ کرام اور سلف کی شب بیداری

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام اور گھر والوں کو جگانا

حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ،حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ،أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ،يَقُولُ لَهُمْ: الصَّلَاةَ،الصَّلَاةَ،ثُمَّ يَتْلُو هٰذِهِ الآيَةَ: وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى. ❶ (طٰہٰ:١٣٢)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو جس قدر اللہ چاہے نماز پڑھتے تھے، جب آخر رات ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے، ان سے کہتے کہ نماز کا وقت ہوگیا، پھر یہ آیت تلاوت فرماتے تھے: (ترجمہ:) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے اور بہتر انجام تقوی ہی کا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساری رات عبادت میں گزارنا

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَلَا يَزَالُ يُصَلِّي إِلَى الْفَجْرِ. ❷

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر گھر جاتے صبح تک مسلسل نماز پڑھتے تھے۔

---

❶ موطأ مالک: کتاب السھو، باب ما جاء فی اللیل، ج٢ ص ١٦٢، رقم الحدیث: ٣٨٩

❷ البدایة والنھایة: ثم دخلت سنة ثلاث وعشرین، ج٧ ص ١٥٢

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رات بھر تہجد اور تلاوت

حضرت عثمان بن عبدالرحمان تیمی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایک مقام پر ہم نے رات گزارنے کی نیت کی، میں نے نمازِ عشاء پڑھ کر اس مقام کی طرف گیا وہاں کھڑا ہو گیا، میں کھڑا ہی تھا کہ ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا (مطلب یہ تھا کہ میں انہیں جگہ دوں) میں نے دیکھا کہ وہ تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے:

فَبَدَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَقَرَأَ حَتّٰی خَتَمَ الْقُرْآنَ، فَرَکَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ أَخَذَ نَعْلَیْهِ، فَلَا أَدْرِی أَصَلّٰی قَبْلَ ذٰلِکَ شَیْئًا أَمْ لَا؟ ❶

ترجمہ: انہوں نے (نفلوں میں) سورہ فاتحہ سے آغاز کیا، پڑھتے رہے پڑھتے رہے یہاں تک کہ قرآن پاک ختم کر کے نماز پوری کی، پھر جوتے اٹھائے اور چل دیئے، مجھے پتہ نہیں ہے اس سے پہلے بھی کچھ نماز پڑھی تھی یا نہیں۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا، تو ان کی بیوی نے ان سے کہا: تم انھیں قتل کرنا چاہتے ہو؟ یہ تو وہ شخص ہیں:

فَقَدْ کَانَ یُحْیِی اللَّیْلَ بِرَکْعَةٍ یَجْمَعُ فِیهَا الْقُرْآنَ. ❷

ترجمہ: جو ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے اور ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اہلِ خانہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام

حضرت ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَضَیَّفْتُ أَبَا هُرَیْرَةَ سَبْعاً، فَکَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ یَعْتَقِبُوْنَ اللَّیْلَ أَثْلَاثاً، یُصَلِّی هَذَا، ثُمَّ یُوْقِظُ هَذَا، وَیُصَلِّی هَذَا، ثُمَّ یُوْقِظُ هَذَا. ❸

❶ حلیة الأولیاء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۱ ص ۵۶

❷ الطبقات الکبری: الطبقة الأولی، ترجمة: عثمان بن عفان، ج۳ ص ۷۶/ الإستیعاب فی معرفة الأصحاب: ترجمة: عثمان بن عفان، ج۳ ص ۱۰۴۰

❸ مسند أحمد: مسند أبی هریرة، ج ۱۴ ص ۲۸۰، رقم الحدیث: ۸۶۳۳

ترجمہ: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا سات دن مہمان بنا، انہوں نے اور اسکی بیوی اور اسکے خادم نے آپس میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک حصے میں آپ نماز پڑھتے، پھر دوسرا جاگتا اور نماز پڑھتا، پھر تیسرا جاگتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نمازِ تہجد میں ترتیل کے ساتھ تلاوت

امام ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحِبتُ ابنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ،فَكَانَ يُصَلِّى رَكْعَتَيْنِ،فَإِذَا نَزَلَ،قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ،وَيُرَتِّلُ الْقُرْآنَ حَرْفاً حَرْفاً،وَيُكْثِرُ فِي ذٰلِكَ مِنَ النَّشِيْجِ وَالنَّحِيْبِ. ❶

ترجمہ: میں ابن عباس کیساتھ مکہ سے مدینہ ساتھ رہا، جب بھی سواری سے اترتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے، آدھی رات کے وقت کھڑے ہوجاتے اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید پڑھتے اور اسمیں بہت زیادہ آہ وبکاء کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّى بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ:فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. ❷

ترجمہ: عبداللہ بہترین شخص ہے، کاش یہ رات کو نماز پڑھتا، (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد)

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: عبدالله بن عباس، ج۷۳ص ۱۹۸ / سير أعلام النبلاء: ترجمة: عبدالله بن عباس ج۳ص ۳۵۲

❷ حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عبدالله بن عمر، ۳۰۴ج ۱ ص ۳۰۳

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رات کے صرف تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے (باقی ساری رات میں گزارتے تھے۔)

آپ بڑے عبادت گزار وشب بیدار تھے، اوقات کا بیشتر حصہ عبادتِ الٰہی میں صرف ہوتا تھا، حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات بھر نماز پڑھتے تھے، صبح کے وقت مجھ سے پوچھتے کہ صبح کی سفیدی نمودار ہوگئی؟ اگر میں کہتا جی ہاں، تو پھر طلوعِ سحر تک استغفار میں مشغول ہو جاتے اور اگر نہیں کہتا تو بدستور نماز میں مشغول رہتے۔

تہجد کے چھوٹ جانے پر نفس کو ایک سال تک سزا

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، ایک رات نیند کے غلبے کی وجہ سے تہجد کی نماز فوت ہوگئی، انہیں بڑا افسوس ہوا، اپنی اس غلطی اور غفلت کی پاداش میں انہوں نے اپنے نفس کو یہ سزا دی کہ پورے ایک سال تک رات کو نہیں سوئے، ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ [1]

تہجد کی نماز کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالی گناہوں کو بخشش دیتے ہیں، بسا اوقات یہ نماز مغفرت کا سبب بن جاتی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا خوفِ الٰہی بھی بے مثال تھا، آپ کے شاگرد رشید امام یزید بن الکمیت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ علی بن الحسین المؤذن رحمہ اللہ نے عشا کی نماز میں سورہ زلزال پڑھی، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی پیچھے تھے، جب لوگ نماز پڑھ کر چلے

[1] تاریخ مدینۃ دمشق: حرف التاء، ترجمۃ: تمیم بن أوس بن خارجۃ، ج ١١ ص ٧٧/ سیر أعلام النبلاء: ترجمۃ: تمیم الداری، ج ٢ ص ٤٤٥

گئے تو میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ کسی بات میں متفکر ہیں اور سانس پھول رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ مجھے یہاں سے چلنا چاہیے تاکہ آپ کو میری وجہ سے پریشانی نہ ہو، کہتے ہیں کہ میں وہاں سے قندیل کو یوں ہی چھوڑ کر چلا آیا اور قندیل میں تھوڑا سا تیل تھا۔ جب میں صبح صادق کے بعد مسجد میں آیا تو دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وہیں کھڑے ہوئے اپنی ڈاڑھی کو پکڑ کر کہہ رہے ہیں:

وَهُوَ يَقُولُ يَا مَن يَّجزِی بِمِثْقَالِ ذَرَّةِ خَيرٍ خَيرًا، وَيَا مَنْ يَّجْزِی بِمِثْقَالِ ذَرَّةِ شَرٍّ شَرًّا، أَجِرِ النُّعْمَانَ عَبْدَکَ مِنَ النَّارِ، وَأَدْخِلْهُ فِیْ سِعَةِ رَحْمَتِکَ. (1)

ترجمہ: اے وہ ذات جو ہر خیر کا بدلہ خیر سے اور ہر شر کا بدلہ شر سے دیتی ہے، نعمان (یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام ہے) کو دوزخ کی آگ سے بچالے اور اپنی وسیع رحمت میں داخل کرلے۔

یزید بن الکمیت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے فجر کی اذان دی اور اندر داخل ہوا تو امام صاحب نے پوچھا کہ کیا قندیل بجھانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ صبح کی اذان ہوچکی ہے۔ فرمایا کہ میری جو کیفیت تم نے دیکھی ہے اس کو لوگوں سے چھپائے رکھنا، کہتے ہیں کہ پھر آپ نے سنت فجر دو رکعتیں پڑھیں اور اسی عشاء کے وضو سے ہمارے ساتھ فجر کی نماز ادا فرمائی۔

امام بخاری رحمہ اللہ ایک رات میں پندرہ سے بیس دفعہ بیدار ہوتے

حضرت محمد بن ابی حاتم الوراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ جب

(1) وفيات الأعيان، ترجمة: الإمام أبو حنيفة، ج۵ ص ۴۱۲

میں آپ کے ساتھ سفر میں ہوتا تھا اور ہم کسی ایک کمرے میں رات گزارتے تھے، گرمی بھی ہوتی تھی:

فَكُنْتُ أَرَاهُ يقومُ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مرَّةً إِلَى عِشْرِيْنَ مرَّةً، فِي كُلِّ ذَلِكَ يَأْخُذُ القَدَّاحَةَ، فيُورِي نَاراً وَيُسْرِجُ، ثُمَّ يُخرجُ أَحَادِيْثَ، فيُعلِّمُ عَلَيْهَا. ❶

ترجمہ: میں امام بخاری رحمہ اللہ کو دیکھتا تھا کہ آپ ایک رات میں پندرہ سے بیس مرتبہ اٹھتے تھے، ہر دفعہ مٹی کا دیا لیتے اور اس میں آگ جلاتے اور اس کو روشن کرتے پھر احادیث نکال کر ان پر نشانات لگاتے تھے۔

اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے اسباب بنائے ہیں، جب ہم بیمار ہو جائیں تو شفا یقیناً اللہ تعالی دیتا ہے لیکن طبیب کے پاس جانا یہ سبب ہے، اسی طرح دنیا میں ہر ایک شئ کا سبب ہوتا ہے، جن کو اختیار کرنے سے وہ شئ وصول ہوتی ہے، اسی طرح تہجد کی نماز کیلئے بھی کچھ اسباب ہے جن کو اختیار کرنے سے بندہ آسانی کیساتھ تہجد کی نماز کی پابندی کرسکتا ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ کی شب بیداری اور مسائل کا استنباط

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ کے یہاں رات کو قیام کیا اور صبح تک نماز پڑھتا رہا اور امام محمد رحمہ اللہ رات بھر پہلو پر لیٹے رہے اور صبح بلا تجدید وضو فجر کی نماز ادا کر آئے، مجھے یہ بات کھٹکی تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا کیا آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں سو گیا تھا، نہیں بلکہ میں نے کتاب اللہ سے تقریبا ایک ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے، پس آپ نے رات بھر اپنے لئے کام کیا ہے اور میں نے پوری امت کے لئے۔ ❷

❶ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، ج ۱۲ ص ۴۰۴

❷ ظفر المحصلين: حالات امام محمد رحمہ اللہ: ص ۷۲

امام محمد رحمہ اللہ کا رات کو تین حصوں میں تقسیم کرنا

حضرت محمد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ نے رات کو تین حصوں پر تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ سونے کے لئے، ایک حصہ نماز کے لئے اور ایک حصہ تدریس کے لئے، اور آپ زیادہ تر جاگتے رہتے تھے، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں نہیں سوتے؟ فرمایا کہ میں کیسے سو جاؤں جبکہ مسلمانوں کی آنکھیں ہم پر بھروسہ کرتے ہوئے سو گئی ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کوئی مشکل پیش آئے گی تو ہم وہ مسئلہ محمد کے پاس لے جائیں گے اور وہ ہماری اس مشکل کو دور کر دیں گے، اور اگر ہم بھی سو گئے تو دین ضائع ہو جائے گا۔ ❶

نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت سے متعلق حضراتِ سلف کے اقوال

۱......حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَكْعَةٌ بِاللَّيْلِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرٍ بِالنَّهَارِ. ❷

ترجمہ: رات کی ایک رکعت نماز دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے۔

۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

شَرَفُ الرَّجُلِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَغِنَاهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ. ❸

ترجمہ: مسلمان کی شرافت رات کو قیام کرنا ہے اور اسکی مال داری لوگوں کے مال سے مستغنی ہونا ہے۔

---

❶ مفتاح السعادة: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن الحسن الشيباني، ج۲ ص ۲۲۰

❷ مختصر قيام الليل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۳

❸ مختصر قيام الليل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۳

۳......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَنبَغِى لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذِ النَّاسُ نَائِمُونَ، وَبِنَهَارِهِ إِذِ النَّاسُ مُفْطِرُونَ، وَبِحُزْنِهِ إِذِ النَّاسُ يَفْرَحُونَ، وَبِخُشُوعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْتَالُونَ، وَبِوَرَعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْلِطُونَ، وَبِصَمْتِهِ إِذِ النَّاسُ يَخُوضُونَ، وَبِبُكَائِهِ إِذِ النَّاسُ يَضْحَكُونَ. ❶

ترجمہ: حافظ قرآن کیلئے مناسب ہے کہ وہ اپنی رات (کے حق) کو پہچانے جب کہ لوگ سو رہے ہوں، اور اپنے دن کو جب کہ لوگ روزے سے نہ ہوں، اور اپنے رنج وغم کو جب کہ لوگ خوش طبعی کر رہے ہوں، اور اپنے خشوع کو جب کہ لوگ اترا رہے ہوں، اور اپنے ورع وتقوی کو جب کہ لوگ خلط ملط کر رہے ہوں، اور اپنی خوشی کو جب کہ لوگ لایعنی میں مشغول ہو رہے ہوں، اور اپنی گریہ وزاری کو جب کہ لوگ ہنس رہے ہوں۔

۴......حضرت یزید رقاشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

بِطُولِ التَّهَجُّدِ تَقَرُّ عُيُونُ الْعَابِدِينَ، وَبِطُولِ الظَّمَإِ تَفْرَحُ قُلُوبُهُمْ عِنْدَ لِقَاءِ اللَّهِ. ❷

ترجمہ: لمبی تہجد سے عابدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں اور لمبی پیاس سے انکے قلوب اللہ تعالی سے ملنے کے وقت خوش ہوتے ہیں۔

۵......حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قِيَامُ اللَّيْلِ يَشْرُفُ بِهِ الْوَضِيعُ، وَيَعِزُّ بِهِ الذَّلِيلُ، وَصِيَامُ النَّهَارِ يَقْطَعُ عَنْ صَاحِبِهِ الشَّهَوَاتِ، وَلَيْسَ لِلْمُؤْمِنِينَ رَاحَةٌ دُونَ دُخُولِ الْجَنَّةِ. ❸

❶حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عبدالله بن مسعود، ج ١ ص ١٢٩

❷مختصر قيام الليل للمروزى: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ١ ص ٦٧

❸مختصر قيام الليل للمروزى: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ١ ص ٦٧

ترجمہ: شب بیداری بے وقار کو باعظمت اور بے عزت کو باعزت بناتی ہے، اور دن میں روزہ رکھنا روزہ رکھنے والے کی شہوات کو ختم کرتا ہے، اور مؤمنین کیلئے جنت میں داخل ہونے سے پہلے راحت نہیں ہے۔

۶...... حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا عَمِلَ النَّاسُ مِنْ عَمَلٍ أَثْبَتَ فِي خَيْرٍ مِنْ صَلاةٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَمَا فِي الْأَرْضِ شَيْءٌ أَجْهَدُ لِلنَّاسِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالصَّدَقَةِ، قِيلَ: فَأَيْنَ الْوَرَعُ؟ وَقَالَ: ذَاكَ مِلَاكُ الْأَمْرِ. (1)

ترجمہ: (عہد صحابہ میں) یہ کہا جاتا تھا کہ بھلائی کا کوئی کام رات میں تہجد پڑھنے سے افضل نہیں ہے، اور دنیا میں شب بیداری اور صدقہ سے زیادہ بامشقت لوگوں کیلئے اور کچھ نہیں ہے، حضرت سے پوچھا گیا کہ پھر تقوی وورع کہاں گئے؟ فرمایا کہ تقوی تو سب کی جڑ ہے۔

۷...... حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا:

مَا بَالُ الْمُتَهَجِّدِينَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وُجُوهًا؟

ترجمہ: تہجد پڑھنے والوں کے چہرے تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

لِأَنَّهُمْ خَلَوْا بِالرَّحْمَنِ فَأَلْبَسَهُمْ مِنْ نُورِهِ نُورًا. (2)

ترجمہ: اس لئے ان لوگوں نے اللہ کے ساتھ خلوت اختیار کی، اللہ نے انکو اپنے نور میں سے کچھ عطا فرمایا۔

۸...... حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ پوری رات نماز پڑھتے، صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے:

---

(1) مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۳

(2) مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۵۸

إِلٰهِيُ لَيُسَ مِثْلِيُ يَطْلُبُ الْجَنَّةَ وَلٰكِنْ أَجِرُنِيُ بِرَحُمَتِكَ مِنَ النَّارِ. ❶

ترجمہ: مجھ جیسا گناہ گار بندہ جنت کسی منہ سے طلب کرے، بس یہی درخواست ہے کہ اپنی رحمت سے دوزخ سے نجات عطا فرما۔

اسلافِ امت کا تہجد کا اہتمام

١......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

كان يمر بالآية من ورده بالليل فيسقط حتى يعاد منها أيام كثيرة كما يعاد المريض.

ترجمہ: رات کو جب کسی آیت پر گزرتے تو خوف وخشیت میں گر جاتے حتی کہ کئی دنوں لوگ عیادت کے لئے آتے جیسا کہ کسی مریض کی عیادت کی جاتی ہے۔

٢......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

كان ابن مسعود رضى الله عنه إِذا هدأت العيون قام فيسمع له دوى كدوى النحل حتى يصبح.

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جب آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور صبح تک شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح ان کی تلاوت (اور گریہ وزاری جاری رہتی۔)

٣......حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ایک رات پیٹ بھر کھانا کھایا اور کہا:

إِن الحمار إِذا زيد فى علفه زيد فى عمله فقام تلك الليلة حتى أصبح.

ترجمہ: اگر گدھے کے چارے میں اضافہ کیا جاتا ہے تو اس کے کام میں بھی اضافہ کیا جاتا ہے، چنانچہ ساری رات عبادت میں گزار دی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

❶ إِحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إِحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٥

۴......امام طاؤس رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

إذا اضطجع على فراشه يتقلى عليه كما تتقلى الحبة على المقلاة ثم يثب ويصلى إلى الصباح ثم يقول طير ذكر جهنم نوم العابدين.

ترجمہ: جب بستر پر لیٹتے تو اس طرح اچھلتے رہتے جس طرح دانہ کڑاہی میں اچھلتا ہے، پھر اٹھ کر کھڑے ہوجاتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے، پھر یہ فرماتے عابدین کی نیند جہنم کے خوف سے اڑ گئی۔

۵......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إنى لأستقبل الليل من أوله فيهولنى طوله فأفتتح القرآن فأصبح وما قضيت نهمتى.

ترجمہ: جب رات آئی ہے تو اس کی طوالت کا خوف مجھے بے چین کردیتا ہے، اسی حالت میں قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کرلیتا ہوں، رات گزر جاتی ہے اور میں اپنی ضرورت کی تکمیل بھی نہیں کرپاتا۔

یہی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إذا لم تقدر على قيامِ الليلِ وصيامِ النهارِ فاعلم أنَّک محرومٌ وقد كثرت خطيئتُک.

ترجمہ: جب آپ قیام اللیل اور دن کو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو سمجھ لو کہ آپ محروم ہیں اور آپ کے گناہ زیادہ ہوگئے ہیں۔

۶......امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بتُّ فى منزل الشافعى رحمه اللّٰهُ ليالى كثيرةً فلم يكن ينام من الليل إلا يسيرا.

ترجمہ: میں نے امام شافعی کے گھر میں کئی راتیں گزاری، وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

۷......ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابتداء میں آدھی رات آرام کرتے اور آدھی رات قیام کرتے، ایک مرتبہ آپ چندلوگوں کے پاس سے گزرے، تو انہوں نے کہا: یہ وہ شخص ہے جو ساری رات قیام کرتا ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرمانے لگے:

إنی أستحی أن أُوصفَ بما لا أفعل، فکان بعد ذلک یحیی اللیل کلّه.

ترجمہ: مجھے حیاء آتی ہے میری ایسی تعریف کی جائے جو میں نے نہیں کرتا، پس اسکے بعد ساری رات قیام کرتے تھے۔

۸......امام مغیرہ بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو دیکھا کہ عشاء کے بعد وضو کیا اور مصلی پر کھڑے ہوگئے، چنانچہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑلی، اورحزن وغم میں اِن کا دم گھٹنے لگا، اور یہ فرمارہے تھے:

اللهم حرّم شیبةَ مالکٍ علی النارِ، إلهی قد علمتَ ساکنَ الجنةِ من ساکنِ النارِ فأیُّ الرجلین مالکٌ، وأیُّ الدارین دارُ مالکٍ فلم یزل یقولُ ذلک حتی طلعَ الفجرُ.

ترجمہ: اے اللہ! مالک کے سفید بالوں کو جہنم پر حرام کردے، اے میرے رب! تو نے جنت کے باشندے کو جہنم کے باشندے سے جانا ہے تو ان دونوں میں معلوم نہیں کہ مالک کا ٹھکانہ کون سا ہے؟

۹......امام ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے:

کان لأبی مسلم الخولانی رحمه اللّٰهُ سوطٌ یعلّقه فی مسجدِه فإذا کان السحرُ ونعسَ أو ملَّ أخذَ السوطَ وضرب به ساقیه ثم قال: لأنت أولی بالضربِ من شرار الدوابِّ.

ترجمہ: ابو مسلم الخولانی رحمہ اللہ علیہ کا ایک کوڑا تھا جو انہوں نے اپنی نماز کی جگہ میں لٹکایا تھا، اگر فجر ہو جاتی اور وہ سوتے یا اکتاتے تو وہ کوڑا پکڑ لیتے اور کبھی کوڑے سے اپنی پنڈلیوں کو مارتے اور کہتے تو بدترین مخلوق میں سے اور تو زیادہ مارے جانے کا مستحق ہے۔

۱۰......امام عبدالعزیز بن ورادر رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إذا جن عليه الليل يأتى فراشه فيمو يده عليه ويقول إنک للين والله إن فى الجنة لألين منک ولا يزال يصلى الليل كله. ❶

ترجمہ: جب رات چھا جاتی تو اپنے بستر پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیلا دیتے اور کہتے کہ تو نرم ہے، لیکن اللہ کی قسم! جنت کی نعمتیں تجھ سے کہیں زیادہ نرم ونازک ہیں، پھر ساری رات مسلسل عبادت میں گزار دیتے۔

۱۱......امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

كَانَ أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ يَقُوْمُ اللَّيلَ كُلَّه فَيُخفِى ذلِک فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبحِ رَفَعَ صَوْتَه كَأَنَّهُ قَامَ تِلْکَ السَّاعَةَ. ❷

ترجمہ: امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ پوری رات قیام کیا کرتے تھے، اور اپنی عبادت کو مخفی رکھتے، جب صبح ہوتی تو اپنی آواز کو بلند کرتے گویا کہ ابھی اٹھیں ہیں۔

---

❶ إِحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثانى، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ سير أعلام النبلاء: الطبقة الرابعة، ترجمة: ايوب السختيانى، تابع الطبقة الرابعة، ج ٦ ص ۱۷، رقم الترجمة: ۷

قیام اللیل کی فضیلت وفوائد

قیام اللیل کی فضیلت وفوائد کے متعلق امام ابن الحاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وفی قیام اللیل من الفوائد أنه یحط الذنوب کما یحط الریح العاصف الورق الجاف من الشجرة وینور القبر ویحسن الوجه ویذهب الکسل وینشط البدن وتری الملائکة موضعه من السماء کما یتراء ی الکوکب الدری لنا من السماء. ❶

۱......قیام اللیل گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح سخت وتند ہوا خشک پتوں کو درخت سے جدا کر دیتی ہے۔

۲......قبر کو روشن کرنے والا عمل ہے۔

۳......چہرہ کو خوبصورت اور بارونق بناتا ہے۔

۴......کسل مندی دور کر دیتا ہے۔

۵......بدن میں نشاط پیدا کرتا ہے۔

۶......آسمان کے فرشتوں کو قیام کرنے والے کی جگہ ایسی ہی روشن اور منور نظر آتی ہے جیسے زمین والوں کو آسمان کے ستارے۔

قیام الیل دل کا نور ہے

عثمان بن عطاء الخراسانی رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

قِیَامُ اللَّیْلِ مَحْیَاةٌ لِلْبَدَنِ، وَنُورٌ فِی الْقَلْبِ، وَضِیَاءٌ فِی الْبَصَرِ، وَقُوَّةٌ فِی الْجَوَارِحِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ مُتَهَجِّدًا أَصْبَحَ فَرِحًا یَجِدُ لِذَلِکَ فَرَحًا فِی قَلْبِهِ وَإِذَا غَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَنَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَصْبَحَ حَزِینًا مُنْکَسِرَ الْقَلْبِ کَأَنَّهُ قَدْ فَقَدَ شَیْئًا وَقَدْ فَقَدَ أَعْظَمَ الْأُمُورِ لَهُ نَفْعًا. ❷

---

❶فیض القدیر: حرف العین، ج۴ ص ۳۵۱، رقم الحدیث: ۵۴۲۸

❷مختصر قیام اللیل للمروزی: باب ما جاء عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ومن بعده فی الترغیب فی قیام اللیل، ص ۶۶

ترجمہ: سلف میں یہ بات کہی جاتی تھی کہ قیام اللیل بدن کی زندگی ہے، دل کا نور ہے، آنکھوں کی جلاء اور روشنی ہے، اعضاء وجوارح کی قوت ہے، آدمی جب تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہوتا ہے اور اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ نہایت خوش ہوتا ہے اور وہ اپنے دل میں اس خوشی کو محسوس کرتا ہے، اور جس دن آنکھ نہ کھلے، نیند کا غلبہ ہو جائے اور وہ اپنے معمولات کے لئے بیدار نہ ہو سکے تو اس کی صبح بڑی غمگین ہوتی ہے اور اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے، گویا کہ اس کی کوئی قیمتی چیز کھوگئی ہے اور کیوں نہ ایسا ہو کیونکہ اس نے وہ عمل ضائع کر دیا جو تمام اعمال میں سب سے زیادہ نفع بخش عمل تھا۔

تہجد پڑھنے والے روشن ستاروں کی مانند ہیں

کرز بن وبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْـمَلَائِـكَةَ يَـنْظُرُونَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فِي بُيُوتِهِمْ كَمَا تَنْظُرُونَ أَنْتُمْ إِلَى نُجُومِ السَّمَاءِ. ❶

ترجمہ: بلاشبہ فرشتے آسمان سے تہجد کی نماز پڑھنے والوں کو ایسا دیکھتے ہیں جیسا تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

سونے سے تہجد اور تلاوتِ قرآن بہتر عمل ہے

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ایک رات میں سو گیا اور ایسا سویا کہ معمولی وظائف بھی رہ گئے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ایسی حسین لڑکی جو تمام عمر میں میں نے کبھی ایسی نہ دیکھی تھی، اور اس سے خوشبو ایسی مہک رہی تھی کہ میں نے کبھی نہ سونگھی تھی، اس نے مجھے ایک رقعہ دیا اور کہا اسے پڑھ، میں نے جو پڑھا تو اس میں یہ اشعار تھے:

---

❶ حلية الأولياء: ترجمة: كعب الأحبار، ج٦ ص ٤٣

لَذَّذْتَ بِنَوْمِکَ مِنْ خَیْرِ عَیْشٍ ‏ مَعَ الْوِلْدَانِ فِیْ غُرَفِ الْجِنَانِ
تَعِشْ مُخَلَّدًا لَا مَوْتَ فِیْهَا ‏ وَتَبْقَیْ فِی الْجِنَانِ مَعَ الْحِسَانِ
تَیَقَّظْ مِنْ مَنَامِکَ اَنَّ خَیْرًا ‏ مِّنَ النَّوْمِ التَّهَجُّدِ بِالْقُرْآنِ[1]

۱......تو سونے کی لذت میں مشغول ہو گیا اور جنت کی کھڑکیوں کے عمدہ عیش اور وہاں کے خادموں سے غافل رہا۔

۲...... جنت میں تو خوبصورت عورتوں کے ساتھ ہمیشہ کو رہے گا اور وہاں موت نہیں، ہوگی۔

۳......اس وقت اس خوابِ غفلت سے بیدار ہو، سونے سے تہجد کی نماز اور قرآن بہتر ہے۔

ان اشعار کے پڑھتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور اپنے آپ کو خوفزدہ سا پایا، اب کبھی مجھے یہ اشعار یاد آتے ہیں میری نیند بالکل اڑ جاتی ہے۔

حضراتِ سلف میں مرد تو مرد خواتین بھی شب بیدار ہوتی ہیں، خود بھی تہجد کا اہتمام کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کو بھی جگاتی تھیں۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی شب بیدای

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا عَاشَرْتُ فِی النَّاسِ رَجُلًا هُوَ أَرَقَّ مِنْ سُفْیَانَ،وَكُنْتُ أُرَامِقُهُ اللَّیْلَةَ بَعْدَ اللَّیْلَةِ فَمَا كَانَ یَنَامُ إِلَّا فِی أَوَّلِ اللَّیْلِ ثُمَّ یَنْتَفِضُ فَزِعًا مَرْعُوبًا یُنَادِی:النَّارُ شَغَلَنِی ذِكْرُ النَّارِ عَنِ النَّوْمِ وَالشَّهَوَاتِ كَأَنَّهُ یُخَاطِبُ رَجُلًا فِی الْبَیْتِ،ثُمَّ یَدْعُو بِمَاءٍ إِلَی جَانِبِهِ فَیَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَقُولُ عَلَی إِثْرِ وَضُوئِهِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عَالِمٌ بِحَاجَتِی غَیْرُ مُعَلَّمٍ بِمَا أَطْلُبُ،وَمَا أَطْلُبُ إِلَّا فَكَاکَ

[1] صفة الصفوة: ذکر المصطفین من عباد لم یعرفوا باسم ولا مکان، ج۲ ص۵۲۷

رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ،اللهُمَّ إِنَّ الْجَزَعَ قَدْ أَرَّقَنِی مِنَ الْخَوْفِ فَلَمْ يُؤَمِّنِّی،وَكُلُّ هَذَا مِنْ نِعْمَتِكَ السَّابِغَةِ عَلَىَّ ،وَكَذٰلِكَ فَعَلْتَ بِأَوْلِيَائِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ،إِلَهِی قَدْ عَلِمْتُ أَنْ لَوْ كَانَ لِی عُذْرٌ فِی التَّخَلِّی مَا أَقَمْتُ مَعَ النَّاسِ طَرْفَةَ عَيْنٍ،ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى صَلَاتِهِ وَكَانَ الْبُكَاءُ يَمْنَعُهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ حَتَّى إِنِّی كُنْتُ لَا أَسْتَطِيعُ سَمَاعَ قِرَاءَتِهِ مِنْ كَثْرَةِ بُكَائِهِ،قَالَ ابْنُ مَهْدِیٍّ:وَمَا كُنْتُ أَقْدِرُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهِ اسْتِحْيَاءً وَهَيْبَةً مِنْهُ.[1]

ترجمہ: میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے زیادہ شب بیدار کسی کو نہیں دیکھا، میں کئی راتیں اِن کے ساتھ رہا،اور وہ سوائے رات کے شروع کے نہیں سوتے تھے، پھر وہ خوف سے کانپتے اور پکارتے: جہنم نے مجھے نینداور خواہشات سے غافل کردیا، ایسا پکارکر کہتے کہ گویا کہ گھر میں کسی کو مخاطب کررہے ہوں ، پھر پانی منگواتے اور وضو کرتے ،اور وضو کے بعد یہ دعا کرتے : اے اللہ! تو میری ضرورت کو جانتا ہے، تجھ پر میری طلب کردہ چیز پوشیدہ نہیں ہے، میں کچھ طلب نہیں کرتا سوائے اس کے میری گردن کو آگ سے آزاد کیجئے، اے اللہ! بے چینی نے خوف سے میری نیندیں اڑادیں ہیں،اس نے مجھ پر یقین نہیں کیا،اور یہ سب کچھ مجھ پر تیرے فضل وکرم سے ہے،اور آپ نے اپنے دوستوں اور آپ کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ ایسا ہی کیا،میرے اللہ! میں جانتا تھا کہ اگر میرے پاس جانے کا کوئی بہانہ ہے تو میں پلک جھپکنے کے لیے لوگوں کے ساتھ نہیں رہوں گا۔ پھر نماز کی طرف متوجہ ہوتے ،اور زیادہ رونا ان کو قرأت سے روک دیتا، یہاں تک مجھے قدرت نہیں ہوئی تھی کہ میں اِن کی قرأت کثرتِ بکاء کی وجہ سے سن سکوں،اور میں حیاءاور خوف کی وجہ سے اِن کی طرف دیکھنے کے قابل نہیں تھا۔

[1] حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين،ترجمة: سفيان ثوری ، ج۷ ص ٦٠

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا، تو سوال کیا کہ حق تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا:

طاحت تِلْکَ الإِشَارَاتُ، وَغَابَتْ تِلْکَ العِبَارَاتُ، وَفَنِيَتْ تِلْکَ العُلُوْمُ، وَنَفِدَتْ تِلْکَ الرُّسُوْمُ، وَمَا نَفَعَنَا إِلَّا رَكَعَاتٌ كُنَّا نَرْكَعُهَا فِي الْأَسْحَارِ. ❶

ترجمہ: اشارات اڑ گئے، عبارات غائب ہوگئیں، علوم وحقائق سب فناء ہو گئے، ہمیں فائدہ نہیں دیا سوائے ان چند رکعتوں نے جو ہم سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے (یعنی تہجد کی نماز نے ہمیں فائدہ دیا، اور یہی رکعتیں ہماری مغفرت کا سبب بن گئیں۔)

حضرت حبیب رحمہ اللہ کی اہلیہ کا اپنے شوہر کو تہجد کے لئے جگانا

حضرت حبیب رحمہ اللہ کی بیوی بڑی عبادت گزار اور اللہ کی مقبول بندی تھی۔ رات کے وقت اپنے خاوند کو یہ کہہ کر جگایا کرتی تھی:

ذهب الليل وبين أيدينا طريق بعيد وزادنا قليل وقوافل الصالحين قد سارت قدامنا ونحن قد بقينا. ❷

ترجمہ: اٹھئے! رات گزر گئی اور آپ کے سامنے راستہ طویل ہے اور زادِ راہ قلیل اور اللہ والوں کے قافلے چلے گئے اور ہم پیچھے رہ گئے۔

---

❶ تاریخ بغداد: ترجمة: الجنید بن محمد بن الجنید، ج ۷ ص ۲۵۶، /سیر أعلام النبلاء: الطبقة السادسة عشرة، ج ۱۱ ص ۹۴

❷ لطائف المعارف لابن رجب: المجلس الأول، الفصل الثاني فی فضل قیام اللیل ص ۴۸

حضرت حبیبہ عدویہ کی شب بیداری اور اللہ تعالیٰ سے مناجات

حضرت حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوجاتیں تو اپنے کپڑوں کو اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹ کر چھت پر کھڑی ہوجاتیں اور دُعا میں مشغول ہوجاتیں اور کہتیں:

إلهي قد غارت النجوم ونامت العيون وغلقت الملوک أبوابها وخلا کل حبیب بحبیبه وهذا مقامي بين يديک ثم تقبل على صلاتها فإذا طلع الفجر قالت إلهي هذا الليل قد أدبر وهذا النهار قد أسفر فليت شعري أقبلت مني ليلتي فأهنا أم رددتها على فأعزى وعزتک لهذا دأبي ودأبک ما أبقيتني وعزتک لو انتهرتني عن بابک ما برحت لما وقع في نفسي من جودک وکرمک. [1]

ترجمہ: اے اللہ! ستارے گم ہوگئے اور آنکھیں سوگئیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کردیئے اور ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ تخلیہ میں چلا گیا اور میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔ یہ کہہ کر نماز شروع کردیتیں اور ساری رات نماز پڑھتیں، جب صبح صادق ہو جاتی تو کہتیں یا اللہ رات چلی گئی اور دن روشن ہوگیا، کاش مجھے یہ معلوم ہوجاتا کہ میری رات تو نے قبول فرمائی تاکہ میں اپنے کو مبارکباد دوں، یا تو نے رد فرمادی تاکہ میں اپنی تعزیت کروں۔ تیری عزت کی قسم! میں تو ہمیشہ اس طرح کرتی رہوں گی، تیری عزت کی قسم! اگر تو مجھے اپنے دروازے سے دھتکار دے تب بھی تیرے کرم اور تیری بخشش کا جو حال مجھے معلوم ہے اس کی وجہ سے میں تیرے در سے نہیں ہٹوں گی۔

---

[1] طبقات الصوفیۃ للسلمی: ترجمۃ: حبیبۃ العدویۃ، ج ۱ ص ۴۱۳

ایک رومی کنیز کی شب بیداری اور مغفرت کی عجیب دُعا

عبیداللہ بن حسن العنبری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری ایک رومی باندی تھی اور میں اُسے پسند کرتا تھا۔ ایک شب وہ میرے پہلو میں لیٹی ہوئی تھی، میری آنکھ لگ گئی، رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بستر پر نہیں ہے۔ میں اُسے تلاش کرنے بستر سے اُٹھا، میں نے دیکھا وہ سجدے میں پڑی ہوئی ہے یہ کہہ رہی ہے، اے اللہ! اس محبت کی وجہ سے جو تجھے میرے ساتھ ہے میری مغفرت فرما۔ میں نے کہا یوں مت کہہ کہ جو محبت تجھے میرے ساتھ ہے بلکہ یوں کہہ جو محبت مجھے تیرے ساتھ ہے، وہ کہنے لگی:

یاحبہ لی أخرجنی من الشرک إلی الإسلام وبحبہ لی أیقظ عینی وأنام عینک.

ترجمہ: اے میرے آقا! اسی محبت کی وجہ سے اُس نے مجھے شرک سے نکال کر اسلام تک پہنچایا اور اسی محبت کی وجہ سے اس نے میری آنکھ کو جاگنے کی قوت بخشی جبکہ آپ کی آنکھ سو رہی تھی۔

میں نے اس سے کہا جا تو اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے، اس نے کہا:

یامولا أسأت إلی کان لی أجران صارلی أجرواحد. [1]

ترجمہ: اے میرے مولا! آپ نے (مجھے آزاد کرکے) برا کیا، پہلے میرے لئے عبادت میں دگنا اجر تھا اور اب میرے لئے ایک اجر ہے۔

حضرت ربیع رحمہ اللہ کی نمازِ تہجد کے دوران کیفیت

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ربیع بن خثیم اپنے بیٹے ربیع کو کہا کرتی، اے بیٹے! تو سوتا نہیں، بس کر آرام کر، امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے:

يَا أُمَّهُ مَنْ جُنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَهُوَ يَخَافُ السَّيِّئَاتِ حَقَّ لَهُ أَلَّا ينام.

[1] تاریخ بغداد: ترجمۃ: عبیداللّٰہ بن الحسن بن الحصین، ج۱۰ ص۳۰۹، رقم الترجمۃ: ۵۴۵۶

ترجمہ: اے ماں! جس پر رات چھا جائے اور وہ اپنے گناہوں سے ڈرتا ہو، اسکو حق یہ ہے کہ نہ سوئے۔

جب رات کو ربیع رحمہ اللہ کی آہ وبکاء اور بیداری زیادہ ہوتی، تو ماں کہتی شاید کہ تم نے کوئی قتل کیا ہے، اس لئے رات بھر ایسی عبادت کرتے ہو، ربیع رحمہ اللہ کہتے: ہاں! قتل کیا ہے، ماں پوچھتی کس کو قتل کیا ہے کہ اسکے ورثاء کی طرف جائیں تاکہ وہ آپ کی یہ گریہ وزاری دیکھ کر آپ پر رحم کریں، امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے کہ میں نے اپنے نفس کا قتل کیا ہے۔ ❶

اتنا قیام اللیل کہ بیٹی کو بھی رحم آ گیا

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ربیع رحمہ اللہ کی بیٹی ربیع سے پوچھتی "یَا أَبَتَاهُ مَالِي أَرَى النَّاسَ يَنَامُونَ وَلا أَرَاكَ تَنَامُ" مجھے کیا ہوا کہ میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ سوتے ہیں اور آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ نہیں سوتے؟ حضرت ربیع فرماتے: "يَا بُنَيَّةُ إِنَّ أَبَاكِ يَخَافُ الْبَيَاتَ" اے بیٹی تمھارا باپ گناہوں سے ڈرتا ہے۔ ❷

قیس بن مسلم اور محمد بن جحادہ رحمہما اللہ ساری رات نماز پڑھتے رہے

امام قیس بن مسلم رحمہ اللہ ایک رات محمد بن جحادہ رحمہ اللہ کے پاس ملنے گئے، وہ عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں موجود تھے، ان کے پاس آئے، محمد بن جحادہ رحمہ اللہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، تو قیس بن مسلم رحمہ اللہ دوسری طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگ گئے: "فلم یزالا علی ذلک حتی طلع الفجر" چنانچہ یہ دونوں مسلسل اسی طرح عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ قیس بن مسلم رحمہ اللہ مسجد کے امام تھے، تو وہ محلے کی مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے واپس آ گئے، اس طرح اِن دونوں بزرگوں کی آپس میں ملاقات نہ ہو سکی۔ مسجد والوں میں سے کچھ لوگوں نے

---

❶ الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۲۷۶، الرقم: ۱۹۹۷

❷ الورع لأحمد بن حنبل: ص ۸۱، الرقم: ۲۵۳

محمد بن جحادہ رحمہ اللہ سے کہا: آپ کے بھائی قیس بن مسلم رحمہ اللہ آپ سے ملنے کے لئے آئے تھے، لیکن آپ قیام اللیل عبادت میں مشغول تھے، تو وہ بھی اپنی عبادت میں مشغول ہوگئے، یہاں تک کہ طلوع فجر کے وقت چلے گئے، انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ آئیں ہیں، پھر اگلے دن امام قیس بن مسلم رحمہ اللہ آئے اور دونوں حضرات آپس میں بغل گیر ہوئے اور رونے لگ گئے۔ (اندازہ لگائیں کہ اسلافِ امت میں عبادت کا کیسا ذوق ہے کہ ساری رات عبادت میں گزاری دی۔) ❶

ماں اور بیٹوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صالح کے دو بیٹے حسن اور علی تھے، اور ایک انکی والدہ تھی، تینوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا، ایک حصے ایک تہجد پڑھتا، دوسرے حصے میں دوسرا، اور تیسرے حصے میں تیسرا تہجد پڑھتا، جب انکی ماں وفات پا گئی تو علی اور حسن نے رات کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک ایک حصے میں ایک جاگ کر تہجد پڑھتا اور دوسرا سوتا، پھر علی فوت ہوئے تو حسن پوری رات قیام اللیل میں گزار لیتے۔

صالح عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان يختم القرآن في بيتهم كل ليلة: أمهم ثلث وعلي ثلث وحسن ثلث، فماتت أمهما فكانا يختمانه، ثم مات علي فكان حسن يختم كل ليلة. ❷

ترجمہ: ان کے گھر ہر رات ایک قرآن مجید ختم ہوتا تھا، انکی ماں ثلث پڑھتی، علی ایک ثلث پڑھتے اور حسن ایک ثلث پڑھتے، جب ماں فوت ہوئی تو یہ دونوں ایک قرآن مجید ختم کرتے، جب علی فوت ہوئے تو حسن ہر رات قرآن مجید ختم کیا کرتا تھا۔

❶ صفة الصفوة: ومن الطبقة الرابعة، ترجمة: قيس بن مسلم الجدلي، ج ۲ ص ۷۴، الرقم: ۴۴۰

❷ صفة الصفوة: ومن الطبقة السادسة، ترجمة: علي والحسن ابنا صالح، ج ۲ ص ۸۸، رقم: ۴۴۵، ۴۴۶

اس واقعہ سے اندازہ کریں کہ ان ماں اور بیٹوں کے درمیان عبادت کا کیسا ذوق ہے اور تعلق مع اللہ کیسا ہے کہ ساری رات عبادت میں گزر رہی ہے اور ہر رات ایک قرآنِ کریم کی تلاوت ہورہی ہے، جب مائیں اولاد کی ایسی تربیت کرتی ہیں تو یہی اولاد پھر آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہے اور ملک وملت کا سرمایہ اور دین کے روشن چراغ بن کر سارے جہان کو اپنے علم وعمل سے منور کرتے ہیں۔

ساری رات ایک آیت کی تلاوت اور گریہ میں گزر گئی

معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کی میں نے حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے "تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ" شروع کی، حتی کہ اس آیت "فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ" پر پہنچے، تو اسکو بار بار پڑھتے گئے، حتی کہ مسجد خالی ہوگئی اور میں بھی گھر چلا گیا، جب صبح ہوئی تو میں فجر کی اذان دینے آیا تو حضرت سلیمان التیمی رحمہ اللہ اسی جگہ کھڑے یہی آیت دھرا رہے تھے اور آپ کی کیفیت تبدیل تھی۔ ❶

تہجد کے لئے خوبصورت لباس اور خوشبو کا اہتمام کرنے والے

حضرت یزید بن خنیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کو حضرت مغیرہ بن حکیم الصنعانی رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا:

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ لِلتَّهَجُّدِ لَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَيَتَنَاوَلُ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ وَكَانَ مِنَ الْمُتَهَجِّدِينَ. ❷

جب وہ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے کپڑوں میں سب سے اچھے کپڑے زیب تن کرتے اور اپنے گھر والوں کو خوشبو بھی لگاتے تھے اور اہل تہجد میں ان کا ایک خاص مقام ہے۔

---

❶ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: سليمان بن طرخان، ج۳ ص ۲۹

❷ حلية الأولياء: ترجمة: عبد العزيز بن أبي راود، ج۸ ص ۱۹۵

عمر بن منکد ر رحمہ اللہ کا تہجد کا اہتمام

عمر بن منکد ر رحمہ اللہ پوری رات روتے ہوئے گزارتے ،انکی ریاضت ومشقت انکی ماں پرگراں گزرتی تھی ،(یعنی عبادت وریاضت مس اتنی تکلیف اٹھاتے تھے کہ والدہ کواِن پرخوب ترس آتا تھا) تو ماں نے انکے بھائی محمد بن منکد ر سے کہا: عمر جو کررہے ہیں انکی یہ مشقت مجھ پرگراں گزرتی ہے،آپ اس بارے میں ان سے بات کریں، انکے بھائی کیساتھ امام ابوحازم رحمہ اللہ بھی انکے ساتھ اور جاکر عمر بن منکد ر رحمہ اللہ سے کہا: آپ کی یہ مشقت ماں پرگراں گزرتی ہے،توانھوں نے کہا:

فكيف أصنع؟إن الليل إذا دخل عليَّ هالني فأستفتح القرآن وما تنقضي نهمتي فيه. (1)

ترجمہ: میں کیا کروں؟ جب رات آتی ہے مجھے خوف وہراس میں ڈال لیتی ہے، پس میں قرآن مجید شروع کرتا ہوں اور رات گزرجاتی ہے میری حاجت وخواہش پوری نہیں ہوتی۔(یعنی جس طرح عبادت کرنی چاہیےاس طرح مجھ سےنہیں ہوتی۔)

نئے مالک کے ہاں تہجد کا اہتمام نہ ہونے پر پاندی کا سابقہ آقا کی طرف لوٹنا

حسن بن صالح رحمہ اللہ کی ایک باندی تھی جسکوانھوں نے کسی شخص کے ہاتھ فروخت کردیا تھا، وہ لے کر چلا گیا۔رات کے درمیان وہ باندی اٹھی اور کہنے لگی: اے گھر والو: نماز کے لیے کھڑے ہوجاؤ، گھر والوں نے کہا: کیا صبح ہوگئی؟ اس نے کہا کہ کیا تم لوگ فرائض کے سواءاور نماز نہیں پڑھتے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں،ہم سوائے فرض کے

(1) صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ا ص ۳۸۰،الرقم: ۱۸۰

(نوافل تہجد وغیرہ) ادا نہیں کرتے۔ یہ باندی حسن بن صالح رحمہ اللہ کے پاس واپس آئی اور کہنے لگی: اے میرے مولا! آپ نے مجھے ایسے لوگوں کے ہاتھ بیچا ہے جو تمام رات سوتے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ ان کے آرام کو دیکھ کر میری ہمت پست نہ ہو جائے، اس لیے آپ مجھے واپس لے لیجیے، چنانچہ حسن رحمہ اللہ نے ان لوگوں سے باندی کو واپس لے لیا۔ ❶

تہجد کے چھوٹنے پر بستر پر نہ سونے کی قسم کھانا

ایک بزرگ سفر سے واپس تشریف لائے، گھر والوں نے ان کے آرام کے لیے بستر بچھا دیا، وہ سو گئے، اس قدر نیند آئی کہ رات کی عبادت فوت ہوگئی ''فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَنَامَ بَعْدَهَا عَلَى فِرَاشٍ أَبَدًا'' انہوں نے قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا۔ ❷

حورِ عین کا مہر تہجد کی نماز ہے

امام ازہر بن مغیث رحمہ اللہ تہجد گزار بزرگ تھے، انہوں نے خواب میں ایک عورت دیکھی جو دنیا کی عام عورتوں سے مختلف تھی، کہتے ہیں کہ میں نے اس پوچھا: اے عورت تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں حور ہوں، میں نے کہا: مجھ سے نکاح کر لے، اس نے کہا: میرے مالک کے پاس نکاح کیلئے پیغام بھیجو اور میرا مہر ادا کرو، میں نے اسکا مہر دریافت کیا، حور نے بتلایا کہ ''طُوْلُ التَّهَجُّدِ'' تہجد میں طویل قیام کرنا۔ ❸

---

❶ إِحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٥

❷ إِحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٥

❸ إِحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٦

علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام

ایک مرتبہ علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ جے پور کے سفر میں تھے اور بندہ (مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ) ہم رکاب تھا، گاڑی عشاء کے بعد پہنچی، میزبان نے ایک سرائے میں ہم کو لا اتارا، جس کی تنگ وتاریک کوٹھریوں میں نہ روشنی کا سامان تھا نہ کھانے پینے کا، رفیق سفر میزبان روشنی اور کھانے کا انتظام کرنے کے لئے سرائے سے باہر نکلے...... دھکم سکھم چراغ جلایا...... ہر چند کہ مجھے حضرت کے ساتھ بارہا سفر کا اتفاق ہوا اور خوب جانتا تھا کہ آپ اپنے معمولات کے بہت ہی زیادہ پابند ہیں، مگر آج شب کی کوفت اور کلفت محسوس کر کے اس کا وہم بھی نہ ہوا کہ آپ تہجد کے لئے اٹھیں گے، چراغ جس نے کھانے کا ساتھ بھی ٹمٹما کر بمشکل دیا تھا، سلام کر گیا اور بجز اس کے چارہ نہ تھا کہ پڑ کر سوئے ہیں، صبح صادق سے گھنٹہ بھر پہلے دفعتاً آنکھ کھلی تو دیکھتا ہوں کہ آپ کی چارپائی خالی ہے، گھبرا کر اٹھا اور باہر ادھر ادھر دیکھا کہ کہاں تشریف لے گئے، تاروں کی جھلملاہٹ میں ذرا دور ایک مسجد نظر آئی اور میں اس طرف چل دیا، صحن میں قدم رکھا تو حضرت کی آواز کانوں میں پڑی کہ اندر گوشہ میں کھڑے ہوئے تلاوت فرما رہے اور اپنے معبود کے سامنے غلامانہ حاضری کا معمول بجالا رہے ہیں، آواز میں گریہ اور رعشہ تھا اور لہجہ میں خوف وخشیت ملا ہوا، مجھے خوف کے مارے پسینہ آ گیا کہ تف تیری جوانی پر! حضرت اب بڑھاپے اور ضعیفی میں اتنے مستعد اور تو عالم شباب میں اتنا کاہل اور کم ہمت۔ [1]

مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمہ اللہ کا سفر میں تہجد کا اہتمام

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ اپنے معمولات کے نہایت پابند تھے۔ تہجد سفر میں بھی قضا نہ کرتے تھے، اس وقت ریل نہ تھی، لوگ بیل گاڑیوں میں سفر کرتے تھے،

[1] تذکرۃ الخلیل: ادائے معمولات، ص ۵۶

مولانا اس میں بھی تہجد پڑھتے تھے، مگر کبھی اس ضرورت کے لئے اس کو ٹھہرایا نہیں، کیوں کہ اس سے دوسروں کو حرج ہوتا، یا کم از کم گاڑی بان کو تو حرج ہوتا اور عارفین کسی کی کلفت کو کبھی گوارا نہ کرتے، بس یہ کرتے کہ گاڑی سے آگے پیدل بڑھ جاتے اور دو رکعت پڑھ لیتے۔ جب گاڑی نزدیک آجاتی اور آگے بڑھ جاتے پھر دو رکعت پڑھ لیتے، اس طرح تہجد کی نماز پڑھ لیتے، بھلا آج تو کوئی شیخ ایسا کر کے دکھا دیں؟

اول تو سفر میں تہجد ہی کون پڑھتا ہے؟ اور جو کسی کو شوق ہوا تو گھنٹہ بھر گاڑی کو روکوا کر رکھیں گے، تہجد اور راحت رسانی مخلوق دونوں کو جمع کر کے دکھاؤ؟ ❶

علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام

استاذِ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے افریقہ کے ایک طویل سفر میں دیکھا کہ تہجد سے فارغ ہو کر بیٹھے ہیں، زار و قطار رو رہے ہیں اور فرماتے جا رہے ہیں کہ ہم نے اللہ کے لیے کیا کیا؟ ہم نے اللہ کے لیے کیا کیا؟ نماز کے اہتمام کا یہ حال تھا کہ زمبیا ائیر پورٹ سے جب شہر کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں کے حضرات نے عرض کیا کہ عصر کی نماز شہر میں پہنچ کر پڑھیں گے، مگر ائیر پورٹ شہر سے کافی دور تھا۔ جب راستہ میں دیکھا کہ سورج کے متغیر ہونے کا خطرہ ہے تو سختی سے موٹریں رکوا دیں اور تیمّم فرمایا اور ایک طرف گھاس پر باجماعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ اب اطمینان ہو گیا۔ سفر وحضر میں تہجد کی نماز آپ کا مستقل معمول تھا۔ پہلی دو رکعت خفیف ہوتیں، دوسری دو میں سورہ یٰسین تلاوت فرماتے۔ باقی رکعت میں مختلف سورتیں پڑھتے۔ ❷

---

❶ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۸۷

❷ ماہنامہ بینات: خصوصی نمبر، ص ۴۵۹، ۴۶۰

حضرت شیخ ہالیجوی رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام

نماز تہجد پابندی سے ادا فرماتے، تہجد کے سلسلے میں فرماتے تھے کہ جب میں نے تہجد پڑھنے کا ارادہ کیا تو ابتدءًا چند سال تک غلبہ نوم کی وجہ سے آنکھیں بند ہو جاتی تھیں لیکن پختہ ارادہ کی وجہ سے روزانہ اٹھتا اور نیم خواب، نیم بیدار کی حالت میں نماز تہجد ادا کرتا۔ کبھی رکوع وسجود کی بھی خبر نہ ہوتی مگر الحمدللہ اٹھنا پابندی سے ہوتا۔ کچھ عرصہ کے بعد نیند کا غلبہ جاتا رہا لیکن جب سے نماز تہجد شروع کی اب تک قضا نہیں ہوئی اور حدیث مبارک: "أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ." سب سے محبوب عمل اللہ کے نزدیک دائمی عمل ہے اگرچہ کم ہو۔ ❶

نمازِ تہجد کے اہتمام کے بیس اسباب

۱......اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں

ہر کام اللہ تعالیٰ کی نصرت ومدد سے ہوتا ہے، اسی طرح تہجد کیلئے اٹھنے میں بھی اللہ کی مدد ضروری ہے، کیونکہ جب بندہ سوتا ہے تو شیطان اسپر قابو پاتا ہے اور اسکے گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، بندہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرے گا تو اس پر غالب آجائے گا، قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (النحل: ۹۹)

ترجمہ: اس کا بس ایسے لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے ہیں، اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

---

❶ تذکرہ شیخ ہالیجوی رحمہ اللہ: ص ۱۳۲

۲......عقائد اور نظریات کا درست ہونا

جو تہجد کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ عقائد درست کرلے کہ اللہ پر ایمان ہو، فرشتوں پر، کتابوں پر، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہو، جتنے بھی شریعت کے احکام ہیں ان سب پر ایمان ہو، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر، قیامت پر ایمان ہو، مختصر یہ کہ جتنے بھی عقائد قرآن وحدیث میں ہیں ان سپ پر دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے، اور تمام ضروریاتِ دین کو دل وجان سے تسلیم کرے، اور پھر اللہ رب العزت سے توفیق طلب کرے اور رب العالمین کی رحمت کا امیدوار ہو اور اللہ کے عذاب سے خوف زدہ ہو، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ﴾ (الزمر: ۹)

ترجمہ: بھلا (کیا ایسا شخص اس کے برابر ہوسکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدے میں، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہے، اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟

اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کی توفیق اسکو ہوگی جس کے عقائد درست ہوں۔

۳......محبت الٰہی اور تعلق مع اللہ

اللہ تعالی سے محبت ہوگی تو بندہ کے لئے اٹھنا آسان ہوگا، کیونکہ جب بندہ کسی سے محبت کرتا ہے تو اس سے ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے، اس سے بات کرنا چاہتا ہے، اس کی بات سننا چاہتا ہے، اپنے غموں کو بتانا چاہتا ہے، اپنی شکایات کو دور کرتا ہے، بالکل اسی طرح جب اللہ سے محبت ہوگی تو بندہ تعلق مع اللہ کے لئے نماز میں اٹھے گا، اپنی حاجات کو بیان کرے گا، عجز وانکساری کرے گا، رب العالمین سے اُس کی محبت کا طلب گار ہوگا۔

۴......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی تو ظاہر ہے کہ محبوب کے ہر قول وفعل پر عمل کرے گا، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کا خوب اہتمام کرتے تھے، تو

جومحبت میں صادق ہوگا وہ اس کا اہتمام کرے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر قول وفعل میں آپ کی اطاعت کی جائے، آپ کی زندگی میں تہجد کا اہتمام تھا، لہذا امتی کو بھی تہجد کا اہتمام کرنا چاہیے اور اس میں آپ کی اتباع کرنی چاہیے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران: ۳۱)

ترجمہ: (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

جب اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہوگی اور زندگی میں اتباع کا جذبہ ہوگا تو تہجد کی توفیق نصیب ہوجائے گی۔

۵......خشیتِ الٰہی

جب بندے کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا تو بندہ اپنے گناہوں کی معافی کیلئے راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھے گا، اور اپنی سابقہ زندگی اور گناہوں پر مغفرت کا طلب گار ہوگا، خشیت اور خوفِ الٰہی کے سبب اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرے گا، یہی اللہ کا خوف راتوں کو اٹھائے گا۔

۶......خصوصی رحمتِ الٰہی کا مستحضر ہونا

حدیث میں آتا ہے کہ جب رات کا ایک ثلث حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ رب العزت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں، اور اعلان کرتے ہیں کہ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسکو بخش دوں؟ کوئی ہے جو سوال کرے کہ میں اسکو عطا کروں؟ [1]

جب یہ بات ذہن میں ہوگی کہ یہ وقت خصوصی رحمتِ الٰہی کے نزول کا ہے اور دعاؤں

[1] صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل، رقم الحدیث: ۷۵۸

کی قبولیت کا ہے اور گناہوں سے بخشش اور رزق کے طلب کرنے کا ہے تو پھر بندہ اس کا خوب اہتمام کرے گا، اور معافی اور عافیت کا طلب گار رہے گا۔

۷......دل کو باطنی امراض سے پاک کرنا

یعنی بندے کے دل میں کسی مسلمان کیلئے بغض، حسد، کینہ وغیرہ نہ ہو، یہ ایسے باطنی امراض ہیں جو قربِ الٰہی سے مانع ہوتے ہیں، اس لئے سونے سے پہلے تمام کو معاف کر کے سوئیں، جب انسان مخلوق پر رحم کرتا ہے تو رب العالمین اس پر رحم کرتے ہیں، اور ایسے اعمال کی توفیق دیتے ہیں جو تقربِ الٰہی کا ذریعہ بنے۔

۸......دن نیک اعمال میں گزاریں

جب بندے کا دن نیک اعمال میں گزرتا ہے، اور وہ دن بھر گناہوں سے بچتا رہتا ہے تو پھر اس کیلئے تہجد میں اٹھنا آسان ہو جاتا ہے۔

۹......لایعنی چیزوں سے دور رہیں

یعنی ہر وہ قول وفعل جس کا نہ دنیاوی فائدہ ہو نہ اخروی اس سے اجتناب کیا جائے، اس لئے یہ چیزیں آخرت کی یاد سے غافل کر لیتی ہیں، جب آخرت کی یاد نہیں ہوگی تو پھر تہجد کی توفیق کیسے؟

۱۰......زیادہ کھانے سے اجتناب کیا جائے

بندہ جب زیادہ کھانا کھائے گا تو پھر پانی زیادہ پیئے گا، جب پانی زیادہ ہوگا تو نیند زیادہ آئے گی اور اٹھ نہیں پائے گا، نیز کثرتِ طعام سے سستی اور غنودگی آتی ہے اور یہ چیزیں شب بیداری میں مخل ہیں۔

۱۱......دن میں مشقت والے کاموں سے گریز کیا جائے

بندہ جب دن بھر مشقت والے کام کرے یا سخت محنت مزدری کرے تو اُس کے لئے تھکاوٹ کی وجہ سے اٹھنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے دن بھر مشقت والے کاموں سے گریز کیا جائے، تا کہ زیادہ تھکاوٹ کی وجہ سے اٹھنا مشکل نہ ہو۔

۱۲......قیام اللیل کا پختہ عہد کریں

بندہ جب یہ عہد کر لے کہ ضرور تہجد کی نماز میں اٹھوں گا، تو اللہ رب العزت اس کی توفیق عطا فرما دیتا ہے، اور یہ تب ہوتا ہے جب نمازِ تہجد کی حرص اور سچی طلب ہو، اس لئے کہ اگر دنیاوی کوئی کام آجائے کہ صبح ۳ بجے کی فلائٹ ہے، وہاں جانا ہے، پھر یہی بندہ اٹھنے کا بھرپور اہتمام کرتا ہے، اور اسی ٹائم پر اٹھ جاتا ہے، بلکہ بعض اوقات پوری رات نیند نہیں آتی، کیونکہ یہاں حرص اور سچی طلب ہے، بالکل اسی طرح اگر تہجد کی حرص اور سچی طلب ہو تو ضرور اٹھے گا۔

۱۳......کامل یقین ہو

بندے کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ میں اٹھ سکتا ہوں، میں اس پر قادر ہوں کہ تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہوں، قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا﴾ (المزمل: ٦)

ترجمہ: بیشک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے، اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔

یعنی رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے سے انسان کے لیے اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانا آسان ہو جاتا ہے اور رات کے وقت میں چونکہ شور وغل نہیں ہوتا، اس لیے تلاوت اور دعا ٹھیک ٹھیک اور حضور قلب کے ساتھ ادا ہوتی ہیں۔ دن کے وقت یہ فائدے کم ہوتے ہیں۔

۱۴......جگانے کے لئے الآرم لگائیں

یعنی بندے کے پاس ایسی چیز ہو جو اسکو جگائے مثلاً الارم لگائے یا موبائل پر وقت لگا کر الارم لگائے، یا کسی ساتھی یا دوست سے کہہ دے کہ مجھے فلاں وقت میں جگا دیں۔

۱۵......ساتھ کسی اور کو بھی جگائیں

بندہ خود بھی تہجد پڑھے اور ساتھ میں اہل وعیال اور دوست واحباب کو بھی جگائے، اس لئے کہ اکیلے آدمی پر شیطان ونفس غالب آجاتا ہے۔

۱۶......مسنون طریقے کے مطابق دعا پڑھ کر سوئیں

مسنون طریقے کے مطابق سوئیں، باوضو سوئیں، مسنون دعائیں پڑھ کر سوئیں، تو ان شاء اللہ قیام اللیل کی توفیق ہو جائے گی۔

۱۷......نماز چھوٹنے پر دن بھر متفکر رہیں

جب کسی رات تہجد کی نماز چھوٹ جائے تو دن بھر متفکر رہیں، اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل بنیں، اس پر استغفار کریں، اپنے اوپر نفلی صدقہ یا نوافل لازم کریں، اگر مجھ سے تہجد چھوٹ گئی تو اتنی رکعت نوافل پڑھوگا یا اتنا صدقہ دوں گا، تو پھر شیطان ونفس رکاوٹ کے بجائے معاون بن جاتے ہیں کہ زیادہ نوافل اور صدقہ سے اِسے ثواب زیادہ نہ مل جائے۔

۱۸......تہجد کے فضائل اور انعامات کو پڑھتا رہے

اس بات کا انہیں علم ہو کہ اہل تہجد کو دنیا اور آخرت دونوں ہی جہانوں میں بڑی ہی سعادت اور سرخروئی نصیب ہونے والی ہے اور وہ سرخروئی جنت کی شکل میں ملے گی اور یہ کہ وہ اور بے علم لوگ یکساں نہیں ہوسکتے اور قیام اللیل دخولِ جنت اور اس کے بلند وبالا بالا خانوں میں رفع درجات کا سبب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں کی صفات میں سے ہے اور قیام اللیل میں مؤمن کے لئے شرف واعزاز ہے اور منجملہ یہ ان اعمال میں سے ہے جس پر ایک بندہ مؤمن کو رشک کرنا چاہیے۔

اب کچھ اسباب ایسے ہیں کہ جو تہجد کی نماز پڑھنے سے مانع ہیں، یعنی عموماً اِن اسباب کی وجہ سے انسان تہجد سے محروم ہو جاتا ہے۔

۱۹......اسلافِ امت کے شب بیداری کے واقعات کا مطالعہ کرے

جب انسان سلف کی زندگی پڑھتا ہے کہ وہ حضرات ساری ساری رات شب بیداری میں گزار لیتے تھے، اکثر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے، اوران کی زندگی کے چالیس چالیس سال بلاناغہ اس عبادت میں گزر گئے، ان کے واقعات اور حکایت پڑھ کر ایمانی جذبہ ابھرتا ہے اور انسان پھر اس کی مقدور پھر کوشش کرتا ہے۔

۲۰......دعا کرنا

یعنی انسان نہایت عاجزوانکساری کے ساتھ اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! تو مجھے شب بیداری کی توفیق عطا فرما اور مجھے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق عطا فرما، جب انسان صدقِ دل سے دعا مانگے اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی کرے تو رب العالمین ضرور اس کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔

نمازِ تہجد سے روکنے والے دس اسباب

۱......دل کا غافل ہونا

یعنی اللہ تعالی سے، اللہ کی نعمتوں سے، جزاء وسزا سے، رضا وناراضگی سے دل کا غافل ہونا، جب بندہ غافل ہو تو نہ دین میں فکر کرتا ہے، نہ اوامر میں، نہ نواہی میں، یہ بس فرض نماز کو ادا کرنا جانتا ہے جیسا کہ دوسرے لوگ ادا کرتے ہیں، اسکو جاگنے کی حرص نہیں ہوتی، وہ صرف فرائض پر ہی اکتفاء کرتا ہے، نہ دل سے مانگتا ہے اور نہ اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔

۲......گناہوں کا ارتکاب کرنا

گناہ اور معاصی کا ارتکاب ایسی چیز ہے جو تہجد میں اٹھنے سے مانع ہوتی ہے، ایک شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا: ''یَا أَبَا سَعِیْدٍ! إِنِّیْ أَبِیْتُ مُعَافیً، وَأُحِبُّ قِیَامَ اللَّیْلِ وَأُعِدُّ طَهُوْرِیْ فَمَالِیْ لَا أَقُوْمُ؟'' اے ابوسعید! میں تندرست ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ رات کو قیام کروں اور میں طہارت کی تیاری بھی کرتا ہوں، پس مجھے کیا ہوا کہ میں نہیں اٹھتا؟

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: ''ذُنُوْبُکَ قَیَّدُتْکَ'' تمھارے گناہوں نے تمہیں قید رکھا ہے۔

۳......خواہشات کی پیروی کرنا

خواہشات کی پیروی بھی تہجد میں قیام سے مانع ہے، کیونکہ جب خواہشات کی پیروی ہوگی تو اتباعِ سنت نہیں ہوگی، جب اتباع سنت نہ ہوگی تو تہجد کی توفیق بھی نہیں ہوگی۔

۴......دنیا سے محبت اور زیادہ سونا

جب دنیا سے تعلق ہوگا اور زیادہ سوئے گا تو اس سے دل سخت ہوگا، جب دل سخت ہوگا تو تہجد کی نماز نہیں پڑھ سکے گا، نیز دنیا سے تعلق ہوگا تو امیدیں لمبی ہوں گی، جب امیدیں لمبی ہوں گی تو آخرت کی فکر سے دور ہوگا، جب آخرت کی فکر نہیں ہوگی تو تہجد کی نماز کی پرواہ نہیں کرے گا۔

۵......رات دیر تک جاگنا

جب بندہ رات کو دیر تک جاگے گا یا دیر سے سوئے گا تو اسکے جسم کو مکمل آرام نہیں مل سکے گا، جب آرام نہ ہوگا تو تہجد کیلئے جاگ نہیں سکے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد لوگوں کو درّہ سے مارتے اور کہتے کہ محفلیں اور مجلیس قائم نہ کرو، اس لئے کہ انسان جتنا جلدی سوتا ہے تو اُس کے لئے اٹھنا آسان ہوتا ہے اور اس کی نیند مکمل ہو جاتی ہے۔

٦......دن میں تھکاوٹ کا ہونا

جب انسان دن بھر ایسے کام کرے گا جو جسم کو بالکل تھکا دیں جیسے کہ آج کل میدان میں بہت سے نوجوان گھنٹوں گھنٹوں کرکٹ کھیلتے ہیں، یا لہو ولعب میں سارا وقت گزار لیتے ہیں تو پھر رات کو ایسے تھک کر سوتے ہیں، پھر تہجد کی نماز کے لیے اٹھنا تو دور کی بات فجر سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

۷......دن بھر لغویات میں مشغول ہونا

بندہ جب دن بھر لغویات میں مشغول ہوگا، موبائل، انٹرنیٹ، فیس بک اور لایعنی کاموں میں وقت گزارے گا، تو پھر اس کے لئے اٹھنا دشوار ہوگا۔ اِن لغویات کی وجہ سے دل سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے، اور پھر ایسوں کو تہجد کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

۸......زیادہ کھانا

زیادہ کھانے سے سستی اور غنودگی آتی ہے جیسا کہ ایک شیخ نے اپنے طلباء سے کہا:

لَا تَأْكُلُوا كَثِيرًا فَتَشْرَبُوا كَثِيرًا فَتَرْقُدُوا كَثِيرًا فَتَتَحَسَّرُوا عِنْدَ الْمَوْتِ كَثِيرًا.

ترجمہ: زیادہ کھانا مت کھاؤ، پھر تم زیادہ پانی پیو گے، پھر زیادہ سوؤ گے اور موت کے وقت زیادہ حسرت کرو گے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَهَذَا هُوَ الْأَصْلُ الْكَبِيرُ وَهُوَ تَخْفِيفُ الْمِعْدَةِ عَنْ ثِقْلِ الطَّعَامِ.

ترجمہ: تہجد کے جاگنے میں اکسیر یہ ہے کہ معدے کو کھانے کے بوجھ سے ہلکا رکھا جائے۔

۹......حرام کھانا

جب انسان حرام کھاتا ہے تو اُسے نیک اعمال کی توفیق نہیں ہوتی، تہجد تو اصل الاعمال ہے۔

۱۰...... پرتعیش بستر اور آرامگاہیں

پرتعیش آرامگاہوں میں اور نرم ونازک بستروں پر، ائیر کنڈیشن کمروں میں اور نرم

گدوں پر سوتا ہے تو پھر اس کے لئے جاگنا مشکل ہوتا ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی تو اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ دوہری کی ہوئی چادر پر مشتمل تھا۔ (وہ انصاری عورت چلی گئی اور) اُس نے میرے پاس بستر بھیجا، جس میں اُون بھرا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی، اُس نے آپ کا بستر مبارک دیکھا تو واپس جانے کے بعد میرے پاس یہ (بستر) بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رُدِّيهِ يَا عَائِشَةُ، فَوَاللَّهِ لَوْ شِئْتُ لَأَجْرَى اللَّهُ مَعِيَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

ترجمہ: اے عائشہ! یہ (بستر) واپس کر دو، اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ سونے و چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلاتا (یعنی جہاں میں جاتا وہیں وہ جاتے۔) [1]

اس سے معلوم ہوا کہ بستر ایسا ہو جو تہجد کیلئے اٹھائے، نرم و نازک بستر ہوگا تو آنکھ ہی نہیں کھلے گی۔

[1] شعب الإيمان: حب النبي صلى الله عليه وسلم، ج ۱ ص ۲۱۱، رقم الحديث: ۱۳۹۵/ صحيح الترغيب والترهيب: ج۳ص ۱۸۲، رقم الحديث: ۳۲۸۷

مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر

Designed & Printed By: Shafaq Urdu Bazar Karachi. 0321-2037721

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی وتحقیقی بیانات ودروس کے لئے اس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں: 03112645500



مکتبۃ المتین نزد المتین جامع مسجد گلزار کالونی کورنگی کراچی
0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی
(احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا۔ کراچی)
021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب
(جامعہ سراج الاسلام، پار ہوتی، مردان)
0334-8414660,0313-1991422